حافظ علیم الدین یوسف
جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

سب صحابہ، معانی، مفہوم اور حکم

عصر حاضر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن وتشنیع اور سب وشتم کا بازار چند مخصوص لوگوں کی طرف سے خوب گرم کیا گیا۔تاریخ کے نام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعن طعن کیا گیا۔ جھوٹی روایات کو بنیاد بنا کر اس امت کے اس عظیم طبقہ کو کٹہرے میں کھڑا کیا گیا جس کے بہتر اور اچھے ہونے کی گواہی اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ خود تراشیدہ مفاہیم کے سہارے صحابہ کرام کی عدالت کو مجروح کرنے کی ناروا کوششیں کی گئیں اور اپنے اس جرم کو "حقائق" کا نام دے کر عوام الناس کو خوب گمراہ کیا۔ لہذا ایسی صورت میں واجب ہوتا ہے کہ سب صحابہ کا مفہوم ومعانی اور اس کا حکم عوام کے سامنے بیان کیا جائے تا کہ ان دھوکہ بازوں سے ایمان کی حفاظت کا سامان کیا جا سکے۔

آیئے سب سے پہلے ہم اس لفظ کا لغوی پھر شرعی معنی سمجھ لیں تا کہ مسئلے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

لفظ "السب" کا لغوی معنی: السب: الشتم، وقد سبه يسبه. وسبه أيضا بمعنى قطعه.(۱)

"کسی کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا"۔ اس کا ایک دوسرا معنی "کاٹنا" بھی ہے۔

صاحب مطالع الانوار فرماتے ہیں: "السباب: المشاتمة، وهي من السَّبِّ، وهو القطع. وقيل: من السبَّة، وهي حلقة الدبر، كأنها على القول الأول قطع للمسبوب عن الخير والفضل، وعلى الثاني كشف للعورة وما ينبغي أن يستر".(۲)

---

(1) الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية:(144/1)۔

(2) مطالع الأنوار على صحاح الآثار: (٥/ ٤٣٦).

لفظ "السباب" گالی دینے یا برا بھلا کہنے کے معنی میں آتا ہے، یہ لفظ "السب" سے بنا ہے جو کاٹنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ بعض اہل لغت کا کہنا ہے کہ یہ "السبة" سے بنا ہے جو شرمگاہ کے گرد بنے دائرے کو کہتے ہیں۔ گویا پہلے معنی کے اعتبار سے لفظ "السب" کا مفہوم یہ نکلے گا کہ کسی کو خیر اور فضائل سے کاٹ کر الگ کر دینا۔ اور دوسرے معنی کے اعتبار سے اس لفظ کا مفہوم یہ نکلے گا کہ کسی کے تعلق سے ایسی باتیں کرنا جن پر پردہ ڈالنا واجب تھا۔

امام عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "السب وهو الشتم وهو نسبة الإنسان إلى عيب ما"۔[٣]

"السب" کا لفظ "الشتم" کے مترادف ہے، جس کا معنی ہے: کسی شخص کو کسی عیب سے متصف کرنا۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "السب، وهُوَ: الشتم، وهُوَ التَّكَلُّم فِي عرض الْإِنْسَان بِمَا يعِيبهُ".[٤]

"السب" کا لفظ "الشتم" کے مترادف ہے، جس کا معنی ہے: کسی شخص کے تعلق سے ایسی باتیں کرنا جن سے اس کی تنقیص لازم آتی ہو۔

(3)عمدة القاري شرح صحيح البخاري: (278/1)۔

(4)شرح السيوطي على مسلم: (85/1)۔

سب صحابہ کا مفہوم: علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ سب صحابہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(ایسا کلام جس سے تنقیص واستخفاف لازم آتا ہو، نیز وہ امور جو عرف عام میں تمام لوگوں کے نزدیک ان کے اعتقادات کے اختلاف کے باوجود "سب وشتم" میں شامل کیا جاتا ہے)۔[۵]

شیخ صالح آل الشیخ حفظہ اللہ "سب صحابہ" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ومعنى السَّبْ أن يَشْتُم بِلَعْنٍ، أو يَتَنَقَّص، أو يطعن في عدالتهم، أو في دينهم، أو أن يتنقصهم بنوعٍ من أنواع التنقص عمَّا وصفهم الله – عز وجل – به"۔[۶]

(سب صحابہ کا مفہوم یہ ہے کہ ان پر لعنت بھیجنا یا ان کی تنقیص کرنا یا ان کی عدالت کو مطعون کرنا یا انہیں دینی اعتبار سے طعن کا نشانہ بنانا یا اللہ رب العالمین نے ان کی جو صفات بیان کی ہیں ان میں کسی قسم کی تنقیص کرنا)۔

سب صحابہ کا حکم: امت کے تمام علما کا اتفاق ہے کہ سب صحابہ حرام عمل ہے، جس کے مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

1- لا تَسبُّوا أصحابي فوالَّذي نَفسي بيدِهِ لَو أنَّ أحدَكُم أنفقَ مثلَ أُحُدٍ ذَهَبًا ما أدرَكَ مُدَّ أحدِهِم ولا نصيفَهُ-

---

(5)(الصارم المسلول: ص:561)۔

6(شرح العقیدۃ الطحاویہ: ص:846)۔

(میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا صدقہ کردے پھر بھی صحابہ کے ایک مد بلکہ آدھے مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا)۔

امام قرطبیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لا خلاف في وجوب احترامهم، وتحريم سبهم"۔(٧)

(صحابہ کرام کی تعظیم وتوقیر کے وجوب میں اور انہیں برا بھلا کہنے کی حرمت کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے)۔

ابن ھبیرہ رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "في هذا الحديث ما يدل على تشديد التحريم لنيل الصحابة بسب أو قذع أو أذى"۔(٨)

(اس حدیث میں صحابہ کرام کی عزت پر سب وشتم، ان کے تعلق سے بدکلامی یا انہیں کسی بھی نوعیت کی اذیت پہنچانے کی حرمت شدید پر دال ہے)۔

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وسب أصحاب النبي – عليه السلام – وتنقصهم أو أحد منهم من الكبائر المحرمة، وقد لعن النبي – عليه الصلاة والسلام – فاعل ذلك، وذكر أنه من آذاه وآذى الله فإنه لا يقبل منه صرف ولا عدل".

(اصحاب نبی ﷺ کو برا بھلا کہنا، ان کی یا ان میں سے کسی ایک کی بھی تنقیص کرنا حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، نبی اکرم ﷺ نے ایسا کرنے والوں پر لعنت بھیجا ہے، نیز یہ بھی فرمایا کہ صحابہ کرام

7(المفهم لما أشكل من تلخيص مسلم:493/6)۔

8(الإفصاح عن معاني الصحاح:71/8)۔

کو برا بھلا کہنا اللہ اور اللہ کے رسول کو اذیت دینا ہے، اور ایسے شخص کا کوئی بھی فرض یا نفل عمل قبول نہیں کیا جائے گا)۔

امام قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(لا تسبوا أصحابي) شامل لمن لابس الفتن منهم وغيره لأنهم مجتهدون في تلك الحروب متأولون فسبهم حرام من عرمات الفواحش.[٩]

زکریا الانصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (لا تسبوا أصحابي) أي: بسبب الحروب الواقعة بينهم؛ لأنهم مجتهدون فيها متأولون فسبهم حرام، والخطاب للحاضرين من الصَّحابة ولغيرهم. [١٠]

(صحابہ کرام کی آپسی جنگوں کو بنیاد بنا کر انہیں برا بھلا نہ کہو، کیوں کہ انہوں نے تاویل اور اجتہاد کی بنا پر وہ عمل انجام دیا۔[لہٰذا انہیں برا بھلا نہ کہو] کیوں کہ انہیں برا بھلا کہنا حرام ہے)۔

امام طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"اعلم أن سب الصحابي حرام وهو من أكبر الفواحش"۔[١١]

(جان لو کہ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا حرام ہے اور فواحش سے بھی بڑا گناہ ہے)۔

قارئین کرام: علماے سلف کے مندرجہ بالا اقوال اس امر پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتے ہیں کہ سب صحابہ حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، بلکہ فحش امور سے بھی زیادہ سنگین گناہ ہے۔ لہذا جس طرح زنا اور شراب نوشی سے بچنا لازم اور ضروری ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ صحابہ کرام رضوان

9(شرح القسطلانی لصحیح البخاری:94/6)۔

10(منحۃ الباری بشرح صحیح البخاری:26/7)۔

11(شرح المشکاۃ للطیبی:3841/12)۔

اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں کسی قسم کی غیر مناسب بات یا جملہ استعمال کرنے سے اجتناب واجب اور ضروری ہے۔

صحابہ کرام کو سب وشتم کا نشانہ بنانے والوں کا حکم:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سب وشتم کا نشانہ بنانے والوں کے مختلف درجات ہیں، کبھی تو یہ کفر ہوتا ہے تو کبھی فسق کے زمرے میں آتا ہے اور بعض اقسام میں علما مختلف فیہ ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے کو جائز سمجھنے والا کافر ہے، کیوں کہ ایسا شخص اللہ کی حرام کردہ شے کو حلال کرنے والا ہے۔

2۔ جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنے کے ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ معبود ہیں، یا یہ عقیدہ کہ حقیقت میں نبوت ان کا حق تھا مگر جبرئیل علیہ السلام سے خطا ہو گئی، یا یہ کہ ہمارے پاس موجود قرآن ناقص یا تحریف شدہ ہے، یا یہ عقیدہ رکھے کہ قرآن کی کوئی باطنی تفسیر ہے جس کی بنیاد پر کسی سے فرائض دینیہ ساقط ہو جاتے ہیں تو ایسا شخص یقینی طور سے کافر ہے، اس کے کفر میں شک کرنا جائز نہیں ہے۔

3۔ جو کوئی صحابہ کو سب وشتم کا نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ صحابہ کی اکثریت (نعوذ باللہ) مرتد ہو گئی تھی، یا اکثر صحابہ نعوذ باللہ فاسق تھے تو ایسے شخص کے کفر میں بھی کسی قسم کا کوئی شک نہیں، کیوں کہ یہ قرآن کا منکر ہے۔

۴۔ کسی ایسے صحابی کو (یعنی ایک صحابی) کو برا بھلا کہنا جن کی فضیلت تواتر کے ساتھ ثابت ہو نیز اس طعن سے اس صحابی کی دینداری اور ان کی عدالت وثقاہت مجروح ہوتی ہو تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔

جیسے ابو بکر وعمر، عثمان وعلی اور معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کا نشانہ بنانا۔ کیوں کہ ان کی تکفیر سے ان نصوص کی تکذیب لازم آتی ہے جو ان کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ (۱۲) جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے: "جس نے ابو بکر وعمر یا عثمان ومعاویہ اور عمرو بن العاص جیسے اصحاب رسول میں سے کسی ایک کو سب وشتم کا نشانہ بناتے ہوئے یہ کہا کہ وہ "کفر وضلالت" پر تھے "تو اسے قتل کیا جائے گا۔ (۱۳)

امام احمد رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: اس شخص کا کیا حکم ہے جو ابو بکر وعمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتا ہے؟ فرمایا: "میں اسے مسلمان نہیں مانتا"۔ پھر پوچھا: اور جو شخص عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے؟ فرمایا: "یہ الحاد ہے"۔ (۱۴)

4۔ سب صحابہ کی تیسری قسم وہ ہے جو عدالتِ صحابہ میں طعن کا موجب نہیں ہے۔ یہ قسم بھی گناہ کبیرہ کے ضمن میں آتی ہے اور ایسا کرنے والوں کے ساتھ تادیبی کاروائی کی جائے گی، مگر اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ جیسے کوئی شخص صحابہ کرام میں سے کسی کو بخیل کہے یا انہیں بزدلی کی صفت سے متصف کرے یا قلیل العلم اور قلیل الزھد کہے یا اس جیسی کوئی بات کہے تو یہ مرتکب کبیرہ ہے۔ (بعض علمانے اس میں یہ بھی صراحت کی ہے کہ کسی صحابی کے بارے میں یہ کہنا کہ ان کی سیاسی بصیرت کم تھی، سب صحابہ میں داخل ہوتا ہے)۔ (۱۵)

---

(۱۲) نواقض الإيمان القولية والعملية: لعبد العزيز عبد اللطيف: (٤١٥).

(۱۳) الشفا: (۲/۱۱۰۷)۔

(۱۴) السنة للخلال: (۳/۴۹۳)۔

15 (الصارم المسلول: 586، 571)، (نواقض الإيمان القولية: 420)۔ (الموسوعة العقدية-الدرر السنية: 46/7)۔

شیخ صالح آل الشیخ حفظہ اللہ نے سب صحابہ میں داخل ہونے والے بعض امور کو بطور مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: "مثلاً في الجهة الدينية أن يقول: أنَّه لم يكن مؤمناً مُصَدَّقاً، كان فيه نفاق. أو أن يقول عن الصحابة: كان فيهم قلة علم، أو بعضهم فيه قلة ديانة، أو كان فيهم شره على المال أو حب للمناصب، أو كان في بعضهم رغبة في النساء، جاهدوا لأجل النساء، أَكثَروا من النساء تلذذاً في الدنيا، هم طلَّاب دنيا. إمَّا في وصفهم جميعاً أو في وصف بعضهم. هذه أمثلة لأنواع السب والقدح الذي قد يرجع إلى قدحٍ في دينهم، وقد يرجع إلى تنقصٍ لهم في عدالتهم وما أشبه ذلك".

(صحابہ کرام کو دینی اعتبار سے مطعون کرنے کی مثال، کسی کا ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ پکے سچے مؤمن نہیں تھے، ان کے اندر (نعوذ باللہ) نفاق تھا۔ یا صحابہ کرام کے بارے میں یہ کہے کہ وہ قلیل العلم تھے، یا ان میں سے بعض کے اندر دینداری کی کمی تھی، یا ان کے اندر مال کی ہوس (نعوذ باللہ) یا جاہ ومنصب کی چاہ تھی، یا ان میں سے بعض عورتوں کی جانب مائل تھے، انہوں نے لونڈیاں حاصل کرنے کے لئے جہاد کیا، ملذات دنیا کے حصول کی خاطر زیادہ بیویاں رکھا، یا وہ دنیا کے طلبگار تھے۔ اس طرح کی (لغو) باتیں تمام صحابہ کرام کے بارے میں کہے یا ان میں سے بعض کے بارے میں (سب صحابہ میں شامل ہے)۔

یہ چند مثالیں سب وشتم اور طعن وتشنیع کی اقسام بیان کرنے کے لئے پیش کی گئی ہیں، ان میں اے بعض کا تعلق صحابی کو دینی اعتبار سے مطعون کرنے سے ہے جب کہ بعض دیگر کا تعلق ان کی عدالت کو مشکوک بنانے سے متعلق ہے۔[۱۶]

16(شرح العقیدۃ الطحاویہ: ص:846)۔

نیز صحابہ کرام کو کمزور رایمان والا سمجھنا یاان کی شخصیت کو کمزور شخصیت قرار دینا یاانہیں غفلت کی صفت سے متصف کرنا یادنیا سے محبت کرنے والا بتانا، یہ تمام امور سب صحابہ کی مذکورہ قسم میں شامل ہوتے ہیں۔

5۔جو شخص صحابہ کرام پر صرف لعن طعن کا مرتکب ہو اس کے کافر ہونے میں علما کا اختلاف ہے۔[۱۷]

مذکورہ تفاصیل سے پتہ چلتاہے کہ صحابہ کے تعلق سے کسی قسم کانامناسب جملہ یالفظ استعمال کرنا جائزنہیں ہے اوراس کی سنگینی فسق وفجور سے لے کر کفر تک پہنچتی ہے۔لہذا جب کبھی صحابہ کرام کاتذکرہ کریں توصرف ذکر خیر کریں۔ایسی بات جس کے ذکر سے کسی صحابی کے تعلق سے بدگمانی پھیلے یاوہ بات "ذکر خیر" کے ضمن میں نہ آتا ہو ان سے اجتناب کریں، کیوں کہ حکم نبوی ﷺ ہے: "جب میرے صحابہ کاذکر شر کیاجائے تواپنی زبان کوروکے رکھو"۔

17(تفصیل کے ملاحظہ فرمائیں: الصارم المسلول: ص:586، اتحاف أهل الألباب بمعرفة التوحيد والعقيدة في سؤال وجواب: 161/2، الموسوعة العقدية- الدرر السنية: 297/7، امام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے ان اقسام کو بالتفصیل اپنی کتاب "رسالة في الرد على الرافضة: ص:18-19" میں ذکر کیاہے)۔